بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ

چہ گویم باتو گر آئی چو در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۸ | نمبر ۳

مورخہ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۱۲ مگھر سمت ۱۹۶۵

بروز جمعرات

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اوس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں ہر وقت طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے مونھہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
ہمرہ او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شود با جان بدخواہ شہین
ہر نعمت را بر و شد اختتام
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ للعہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔
خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذور۔
رسید زر الگ نہ دی جاویگی اخبار میں چھاپی جاوے گی اگر رسید دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔
تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔
مینیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تہے اور ہاتہ میں ہاتہ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا تہا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتہ پر اون تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑہاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتہ پر تمام ان شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور میں اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے اور سننے اور اسپر عمل کرنیکی کوشش کرونگا۔ اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا۔ انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا۔ اور باہمی اخوان

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر اور پرنٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپکر شائع کیا)

سوال معہ جواب

سوال۔ حضرت میرزا صاحب کو لوگ برا بھلا کیون کہتے ہین۔ پہلے تو اسی کے جواب مین کئی ایک غیر قومون ہی کی بابت جتلایا گیا تھا کہ وہ حضرت صاحب کیون ناراض اور خفا ہین اب مین حسب وعدہ اندرونی مخالفون یعنے مسلمان بھائیو کی نسبت ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ یہ لوگ باوجود دینی خدمات اور غیر قومون سے مقابلہ کرتے ہوئے دیکھ کر کس لئے کبیدہ خاطر اور رنجیدہ دل ہوکر گالی گلوچ پر اتر آتے ہین۔ (۱) شیعہ تو اسی لئے ناراض ہین کہ مدتون سے آس لگائے بیٹھے تھے کہ جب صاحب الامر امام مہدی غار سے نکلین گے۔ تو سوائے شیعہ پاک کے سب کو تہ تیغ کرین گے۔ گھر گھر تعزیہ داری اور ماتم ہوگا۔ اور تبرہ بازی اور لعنتون کا زور۔ بلاتقیہ کھلے بندون رسومات محرم وغیرہ احکام مذہبی ادا کیا کرین گے اب امام مہدی آیا۔ تو اہل سنت وجماعت اور شیعہ پنے کی ساری باتون سے بیزار۔ (۲) اہل سنت وجماعت کا خیال تھا کہ حضرت عیسے ابن مریم بنی اسرائیلی نبی جو چھ تے آسمان پر عرصہ سے اللہ تعالے کے داہنے بازو بیٹھا ہوا ہے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد مین سیڑہی لگا کر زرد لباس پہنے ہوئے اترین گے اور امام مہدی صاحب زمین مین پیدا ہون گے۔ اور کانا دجال گدہے پر سوار طرح طرح کے خدائی کرشمے دکھائیگا۔ اسکو دونو مل کر قتل کرین گے اور بہت ہی کشت وخون ہوگا اور روپے پیسے کے خزانے اس قدر جمع ہون گے کہ لوگ لے لیکر تھک جاوین گے وغیرہ وغیرہ۔ مگر حضرت صاحب نے اللہ تعالے سے خبر پاکر تبلا دیا۔ کہ آپ لوگون نے سخت غلطی کھائی ہے ان ساری باتون کا مطلب کچھ اور ہی ہے ایک ہی شخص کے بلحاظ اس کے کامون کے دو نام ہون گے اور وہ اسی امت مین سے ہوگا اور وہ خود مین ہی ہون۔ یہ سنتے ہی بس آگ بگولا ہی تو ہو گئے (۳) موحدین جو دوسرے فرقون کو مشرک اور گور پرست۔ پیر پرست۔ بدعتی کے نام سے پکارا کرتے تھے اور کسی کو بھی خاطر مین نہ لاتے تھے۔ حضرت صاحب کے سامنے خالص توحید مین پورے نہ اترے کیونکہ حضرت عیسے کو خدائی صفات اور دجال کو الٰہی کام دے رہے تھے ایسے ہی لوگون سے خطاب ہے۔ مولویصاحب یہی توحید ہے۔ سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے (۴) نیچری فلسفی مزاج۔ منقولات کو بھی معقولی سانچے اور کالبد مین ڈہالنے والے الا کشف والہام وحی۔ وعاحشر اجساد اور معجزات وغیرہ پر بہتان اڑاتے ہوئے ہمدردی قومی اور ترقی تعلیمی کے باعث معزز وممتاز فرقہ بن رہا تھا۔ اون کے پیشوا سرسید کے بالمقابل برکات الدعا وغیرہ لکھہ کر دین اسلام کی اصلیت کو بخوبی سمجھایا۔ اور سید صاحب پر اس پیرانہ سالی مین اچھی طرح حجت پوری کردی اور اپنے ذاتی تجربے اور مشاہدے اور نمونے پیش کرکے کوئی کسر باقی نہ چھوڑی (۵) صوفی یہ کتنے ہی فرقے چشتی۔ قادری۔ نقشبندی۔ سہروردی۔ نوشاہی وغیرہ ہین صاحب باطن کہلاتے ہین۔ کتنے ہی سجادہ نشین ہین جنکے ہزارون۔ لاکھون مرید ہین جو اون کے پاؤن چومتے اور سجدہ سجود کرنے کو باعث نجات سمجھتے ہین۔ جب اونکو تبلیغ احکام الٰہی کی گئی۔ تو شاذونادر ہی بعض نے تو قبول کرکے بیعت کرلی مگر عام طور پر ایسا مقابلہ اور انکار کیا کہ بہت سی خلق خدا صرف اون کے ہی انکار کے سبب بیعت سے محروم رہی۔ بیعت کرنیوالون کے مرید بگڑ بیٹھے اور وطن سے ہجرت کرنی پڑی۔ بیوی بچون سے جدا ہونا پڑا۔ یہ حال دیکھ کر باقیون نے انکار ہی مین اپنا بھلا دیکھا۔ ابھی ساری بدعتون اور آمدنی کی صورتون کو چھوڑ کر ایک سیدہا سادہ مسلمان بنکر اشاعت قرآن وسنت مین لگے رہنا کوئی موہنہ کا نوالہ ہے عوام الناس کے خوش کرنے کے لئے جب تک ڈھول نرتی۔ گانا۔ بجانا۔ سوز۔ سُر۔ پنکھا شریف۔ غلاف شریف قوالی وغیرہ کی مجلسین دہوم دہام سے نہ ہون۔ صرف تہجد خوانی اور شب خیزی اور الفاظ بار بار سمجھ سمجھ کر اور ٹھہر ٹھہر کر اول وقت پابندی سے باجماعت نماز پڑہنا اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ہمہ وقت خیال رکھنا تو جیتے جی مرجانے کے برابر ہے۔ پہلے زمانہ مین تو پیری اور پیشوائی رسالت کی قائمقام گویا استرون کی مالا گلے مین تھی۔ مگر آجکل تو عیاشی اور خوشی اور آرام سے گذارہ کرنے کی سبیل اس سے بڑھکر کوئی ہی نہین لوگ کماتے ہین اور پیر صاحب اور ان کے صاحبزادے اور صاحبزادیان عیش وعشرت کرتے ہین۔ حضرت مرزا صاحب کا لوگن ان کے لئے تو علاوہ نقصان مالی کے پرلے درجہ کی گستاخی اور بے ادبی بھی گنی اور شمار کی جاتی ہے۔

(۶) فرقہ علماء۔ اس فرقہ نے تو کبھی بھی کسی مامور من اللہ کے آگے سر تسلیم خم نہین کیا۔ الا ماشاء اللہ۔ وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے تئین پڑہے لکھے۔ دانا۔ فہیم۔ وارث انبیاء عوام کے لئے پیشوا اور امام اور نمونہ اور اسوہ۔ قابل تقلید سمجھتے اور جانتے ہین۔ بھلا انکو کسی ہادی۔ مہدی۔ مسیح کی کیا ضرورت ہے۔ ہان اگر اندہا۔ بہرہ۔ گونگا ہوکر صرف نام کا فقیر ہو تو ایسے سائین اور شاہ صاحب کے ہان تو پانی بھرتے اور اینٹین تھاپتے اور پنکھے کرتے ہوئے ان کے کمال اور صاحب حال ہونے کی تعریف اور توصیف مین ازحد مبالغہ کرتے ہین۔ اب اللہ تعالے سے حکم پاکر اگر وہی شاہ صاحب الہام آلہی اور خوابون اور کشوف کے ذریعہ اپنا مجدد دین اور خادم اسلام اور اصلاح خلق کے لئے مامور ہونا بیان کرتے ہوئے فرقہ علماء کو صرف اتنی بات کہدے کہ حضرت جو لوگ پڑہکر اسپر عمل نہین کرتے۔ انکی مثال تو اللہ تعالے نے سورہ جمعہ مین گدہے سے دی ہے۔ اور کونوا مع الصادقین کے بموجب میری تقلید اور پیروی آپ لوگون کے لئے فرض وواجب ہوچکی ہے اور یہ سب کچھ مین اس احکم الحاکمین کے حکم کی بنا پر عرض کررہا ہون چاہو تو قبول کرو۔ بس اب کیا تھا نہ تو وہ پہلا سا حسن ظن ہی ہے نہ ہی اللہ تعالے کے قانون قدرت پر نظر ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالے اپنے بندون کے لئے کوئی نہ کوئی مصلح اور محافظ دین بھیجتا رہتا ہے نہ اوس کے نشانون اور پیشگوئیون پر نگاہ ہی ہے نہ ہی جو کچھ تائید غیبی اور توفیق لاریبی اس کے حقمین ہو رہی ہے اس سے فائدہ اٹھاتے ہین۔ کافر ہے کافر ہے کی آواز چارون طرف سے آنے لگتی ہے۔ انہی حضرات کی نفسانیتون اور خود پرستیون کے سبب ایک دین اسلام کے ہزارون فرقے اور لاکھون گروہ بن رہے ہین (۷) پٹھانی جہاد کے شائق اس لئے ناراض ہین۔ کہ حضرت صاحب نے آکر فرمایا۔ لا اکراہ فی الدین کبھی کسی زمانہ مین بھی اللہ کے لوگ مخلوق الٰہی پر دین الٰہی قبول کرانے کے لئے تلوار نہین اٹھاتے تھے ہان بہت سے صبر کے بعد مدافعت اور حفاظت خودداری کے طور پر مضائقہ نہین کہ مقابلہ کیا جاوے لیکن اب تو زبان اور قلم سے ہی لوگ اسلام پر حملے کررہے ہین تم بھی شوق سے قلم اور زبان سے اسلام پر جو اعتراض ہو رہے ہین اونکو دور کرو اور جواب ایسی خوبی اور خوش اسلوبی سے دو کہ اسلام کا خوبصورت چہرہ نظر آجاوے اور وہ خود بخود جان سے خریدار ہوگا یہ بنجاوین کسی شخص کو بھی دین اور مذہب کی آڑ مین نقصان پہونچانا ہرگز ہرگز اللہ تعالے کا منشائے مبارک نہین ہے (۸) سید بزرگوارون کی رنجیدگی کا سبب تو بعینہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسے بنی اسرائیل تو اپنی طرف سے امید رکھے بیٹھے تھے کہ خاتم النبیین افضل المرسلین آخر الزمان صلعم ہمین ہی ہوگا۔ مگر وہ ذات بابرکات صلعم بنی اسمعیل مین پیدا ہوئے۔ اللہ تعالے قادر مطلق ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔ رموز مملکت خویش خسروان دانند اللہ تعالے کا کسی سے رشتہ ناطہ تو ہے نہین اس کی حکمتون اور مصلحتون کو کچھ وہی خوب جانتا اور سمجھتا ہے۔ اگر سادات ہی ..

مکتوبات مسیح موعودؑ

جن احباب کے پاس حضرت اقدس کے خطوط ہوں۔ اگر وہ اصل یا نقل ہم کو بھیجدیں۔ تو ہم اون کو فائدہ عام کیواسطے وقتاً فوقتاً درج اخبار کرتے رہیں گے۔ اس وقت ہمارے پاس دو خط حضرت اقدس کے خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام ہیں۔ اگرچہ وہ زیادہ تر پرائیوٹ ہیں۔ تاہم ان میں سے تھوڑا سا اقتباس درج ذیل کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اقدس اپنے خدام پر کس قدر لطف مرحمت فرماتے تھے اور اون کی خدمات کی قدر کرتے تھے۔

خط نمبر ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہر قسم عطر مرسلہ آن محب ..... مجکو ملا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ اور نیز ایک اشرفی بھی ساتھہ اس کے پہونچی۔ خدا تعالیٰ بہت بہت جزائے خیر دے۔ میں زیادہ تکلیف دینا آن محب کو پسند نہیں کرتا۔ اور میں نے عطر مشک وعنبر اس ارادہ سے لکھا تھا۔ کہ اس کی قیمت میں ادا کرونگا مگر آپ نے مجھے اطلاع نہیں دی۔ کہ اس کی کیا قیمت ہے بلکہ برعکس اس کے ۵ اور اپنی طرف سے بھیجے ہیں آپکی خدمات سے بہت شرمندہ ہوں .... زیادہ خیریت والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمدؐ از قادیان ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء

خط نمبر ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی عزیزی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا میں ہمیشہ آپ کو دعا سے یاد رکھتا ہوں۔ اور آپ سے مجھے محبت ہے مگر بباعث کثرت کار و بار تالیف جواب لکھنے میں کوتاہی ہوتی ہے۔ زیادہ خیریت۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمدؐ۔ ۲۵ جولائی ۱۹۰۰ء

مکرمی حضرت صادق الامۃ مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چودہری الہ داد خانصاحب کے نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خط آیا ہے۔ امید کہ آپ درج فرماکر حضرت اور اون کے فدائی کی یاد کو تازہ کریں گے۔

عاجز ابو سعید عرب علی از قادیان

تیسرا خط

محبی اخویم منشی الہ داد صاحب کلرک سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا عنایت نامہ پہونچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلاء کا ہونا ضروری ہے اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہیئے جو شخص اس بات پر یقینی ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا ہے جو قادر کریم اور رحیم اور علیم ہے اوس کو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکھلانا چاہیئے وہ خدا تو قادر ہے کہ ایک دم میں مشکلات پیش آمدہ حل کر دے۔ مگر بندہ کی تربیت کے لئے جو دوسرے مصالح ہیں انکی بنا پر کسی حد تک اس کا ابتلا چاہتے ہیں ان مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے۔ سو یقین رکھو کہ وہ خدا موجود ہے۔ جو ہر ایک مصیبت کو ایک دم میں دور کر سکتا ہے اور وہ اس سے بے خبر نہیں ہے مگر اوس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازوں میں اپنی ہی زبان میں ایسے مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام میں رکوع میں سجود میں۔ التحیات میں ہر ایک دفعہ میں دعا کرو۔ کوئی نیا امر نہیں ہے سنت اللہ ہے۔ جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے اوس کو کسی قدر ابتلا کا مزہ چکھاتا ہے تاکہ اوس کی آنکھہ کھلے اور سمجھے۔ کہ دنیا کیا چیز ہے اور کس قدر تلخیوں کی جگہ ہے سو ضرور ہے کہ کسی قدر یہ دکھہ پہونچیں اور وہ درحقیقت کوئی دکھہ دکھہ نہیں ہے صرف ایمان کا قصور دکھہ ہے۔ صدق دل سے اپنے تئیں خدا کے حوالہ کرو اور یقین سے سمجھو۔ کہ وہ اون لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ جو اس کے ہو جاتے ہیں۔ سچی توبہ کرو اور گناہوں سے اپنی ہی زبان میں خدا سے معافی چاہو۔ تا وہ رحم کرے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ کوئی اس دروازہ کی راہ سے نہیں آتا۔ جسکو یہ سب کچھہ دیکھنا نہیں پڑتا۔ بلکہ اس سے زیادہ خدا تعالیٰ طاقت بخشے۔ چند روز دنیا ہے۔ مخلوق طاعون سے مر رہی ہے۔ ہمت میں اپنا صدق دکھلاؤ۔ امتحان کیوقت اس بات میں خوبی نہیں کہ بہت جزع فزع کر کے مخلصی چاہیں۔ بلکہ اس میں خوبی ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر استقلال دکھلایا جاوے۔

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمدؐ۔ ۲۰ جنوری ۱۹۰۲ء

امتحان

حضرت خلیفۃ المسیح نے دسمبر ۱۹۰۸ء کے امتحان کے لئے جسکی نسبت اس سے قبل اخباروں میں اعلان ہو چکا ہے مندرجہ ذیل کتب تجویز فرمائی ہیں۔ جو صاحب اس امتحان میں شامل ہونا چاہیں وہ امتحان دینے کی طیاری کریں (۱) آئینہ کمالات اسلام (۲) سرمہ چشم آریہ (۳) چشمہ معرفت (۴) جنگ مقدس۔ یہ امتحان غالباً آخر ہفتہ دسمبر ۱۹۰۸ء میں قادیان میں ہوگا تاریخ کے متعلق بعد میں احبابکو اطلاع .....

خطبہ جمعہ

یابنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم و اوفوا بعھدی اوف بعھدکم وایای فارھبون۔

فرمایا۔ قرآن سنانے والوں کو یہودیوں عیسائیوں میں قرآن سنانے کا کم موقعہ ملتا ہے۔ پس جہاں یہ ذکر ہے۔ وہاں مسلمانوں کو تنبہ کرنا مقصود ہے۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ جن ناپسند کاموں کی وجہ سے یہودی عیسائی عذاب پا چکے ہوئے ان سے بچے اور جن پسندیدہ کاموں کے سبب انعام پائے وہ کرے۔

اس قوم کے مورث اعلیٰ کا نام نہیں لیا بلکہ لقب بیان کیا ہے۔ اس سے اونکو شرم اور جوش دلانا مقصود تھا عربی زبان میں اسرائیل کے معنے ہیں خدا کا بہادر سپاہی اس نام سے یہ عزت دلائی کہ تم بھی اللہ کے بہادر بنو۔ ہماری سرکار سید الابرار سے بڑھکر اور کون اللہ کا پہلوان ہے بس اتنے بڑے انسان کی امت اور اولاد ہوکر ہم نفس و شیطان کے مقابلہ میں بزدلی دکھائیں تو ہم پر افسوس ہے مگر افسوس کہ بعض مسلمانوں کی بہادری اسی پر رہگئی ہے کہ جب کسی عورت سے زنا کر لیا تو پھر اپنے ہم جولیوں میں لگے شیخیاں بگھارنے کہ دیکھو ہم نے فلاں قلعہ مار لیا ہے۔ لعنت ہے ایسی شجاعت پر۔

نعمتی التی انعمت علیکم۔ وہ نعمت کیا تھی دوسری جگہ فرمایا۔ کہ تم میں سے انبیاء و ملوک بنائے اور وہ کچھہ دیا۔ جو دوسروں کو نہ دیا گیا۔

اب اے مسلمانو! تم اپنی حالت پر غور کرو۔ کہ تم پر بھی یہ انعام ہو چکے ہیں۔

اس کتاب پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ تمام نصائح کی جامع ہے اگر کسی اگلی کتاب میں تحریف ہو چکی ہے۔ تو یہ اسے صاف کرتی ہے۔

اول منکر کے کافر نہ ہو یا پہلا منکر تم نہ بنو۔ کہ دوسرے اس سے متاثر ہوں گے اور سب کا گناہ تمہارے ذمہ پر ہوگا کلام الٰہی کی بے ادبی نہ کرو۔ جس شخص نے بہار دانش لکھی ہے اوس نے کسی سے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو۔ جواب دیا۔ ان کیدکن عظیم کی تفسیر کر رہا ہوں۔ راگ والی کتاب کسی نے بنائی اور اوپر لکھدیا۔ یستمعون القول و یتبعون احسنہا۔ یہ سب لاتشتروا بایاتی ثمنا قلیلا ......

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے

راستی موجب رضائے خدا است

رسالہ عصمت نمبر ۶ میں کرمہ بہن سیدہ سکینہ بیگم کا مضمون ہم خرما و ہم ثواب کے عنوان پر دیکھا جس میں انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ قرآن کریم کا اردو ترجمہ عربی سے علیحدہ شائع کیا جاوے اور اس کے تین فائدے بتلائے ہیں (۱) ایک یہ کہ ہم بغیر وضو تلاوت کر سکیں گی (۲) دوسرا غور اور سوچنے کا موقع ملیگا (۳) ہندو بہنیں بھی اس سے مستفید ہو سکیں گی۔ اب میں بہن صاحبہ کو بتلاتی ہوں۔ کہ ان تین فوائد کے علاوہ نقائص کس قدر ہیں۔ اول تو خدا نہ کرے۔ کہ قرآن کریم کا صرف اردو ترجمہ ہو کر انجیلوں کی طرح گم کر جن میں سے اور مخالفان دین احمد کے ہاتھوں بے عزتی اور بے توقیری کرائے۔ اور جیسے کہ توریت انجیل کی تمام عمدگیاں ان کے ترجمہ در ترجمہ ہو کر اور مترجموں کے خیالات ملکر مفقود ہو گئی ہیں اور غلطیوں کی اس قدر بھرمار ہو گئی ہے۔ کہ انکو الہامی کتاب کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے ان کی سب خوبیاں صرف اسی واسطے زائل ہو گئی ہیں۔ کہ ان کے ترجمہ کے ساتھ ان کی اصلی عبارت نہیں۔ انہیں خالی خولی ترجموں کی برکت سے ان کے اصلی اور حقیقی مقصود کو کھو دیا۔ خدا پرستی کی بجائے بت پرستی اور انسان پرستی ہو گئی۔ اور اب جس غرض کے لئے یہ کتابیں اتاری گئی تھیں اس کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ ان کی تعلیم محبوب ازلی سے واصل ہونے کی بجائے انسان کو اس سے سینکڑوں کوسوں دور اور مہجور کر دیتی ہے۔ خداوند عالم اپنی عزیز اور پاک کلام کو اس روز بد سے بچاوے کہ وہ بھی توریت انجیل کی طرح بودی کمزور نشانہ طعن و ملامت ہو جاوے۔ کرمہ بہن کو پتہ نہیں کہ قرآن کریم کی عمدگیاں نکات اور خوبیاں اسی واسطے قائم اور برقرار رہی ہیں۔ کہ عربی عبارت اس کے ساتھ ہے۔ "ہم اردو ترجمہ کو بغیر وضو تلاوت کر سکیں گی" کیا صاحب جب اردو ترجمہ ہو جاویگا۔ تو خدا کا کلام نہیں رہیگا اگر آپ آگے خدا کی کلام کی عزت کیواسطے وضو کرتی تھیں۔ تو پھر بھی کرنا پڑیگا۔ اور اگر محض عربی زبان کی خاطر وضو کیا جاتا تھا۔ تو پھر قید ٹوٹی۔ شاید بہن صاحبہ کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے ہمیں بڑی معافیاں دے رکھی ہیں اور اس نے فرمایا ہے کہ اگر وضو کرنے میں تمہیں کسی طرح کی تکلیف ہو۔ تو بلا تامل تیمم کر لیا کرو۔ اگر بہن صاحبہ کو وضو کرنا ایسا ہی ناگوار گزرتا ہے تو بے شک تیمم کر کے تلاوت کر لیا کریں۔ کوئی حرج نہیں بلکہ بغیر تیمم کے بھی جائز ہے۔ حیران ہوں کہ کرمہ بہن کو کیوں عربی زبان سے اس قدر نفرت ہے۔ جو اس کے دیکھنے کو بھی بوجھ خیال کرتی ہیں۔ وہ عربی زبان جو کہ ام الالسنہ یعنے تمام زبانوں کی ماں ہے۔ وہ عربی زبان جو ہر ملک اور ہر قوم کی ہدایت کے لئے اتری۔ وہ عربی زبان جو اپنی فصاحت اور بلاغت میں بے نظیر ہے۔ وہ عربی زبان جو شافع محشر حبیب کبریا کی مادری زبان تھی۔ وہ عربی زبان جو کہ خداوند دو عالم کو بھی نہایت عزیز ہے۔ وہ عربی زبان جسکو دیکھنے سے اسلام کے گذشتہ کارنامے آنکھوں کے سامنے پھر جاتے ہیں وہ عربی زبان جس میں فرقان حمید نازل ہوا جسکا محافظ خود خدا ہے۔ جو کبھی منسوخ ہونیوالا نہیں۔ سچ بات تو یہ ہے کہ ہم احمدی عربی زبان پر دل و جان سے شیدا اور فدا ہیں کیونکہ ہمارے ہادی مہدی مسیح کا حکم ہے جو رسول عربی کے جانثار عاشق تھے۔ ہم عربی کو کیسے چھوڑیں ہمیں ہیں آج پیاری ان کی چال ہے کہا دیتی ہے ہر سناہ کہ مجنوں لیلیٰ کے گلی کے کتوں کو چوما کرتا تھا تو کیا باعث ہے کہ ہم شافع نبی ہمدردی رحمۃ للعالمین نبی کی نہایت پیاری اور عزیز زبان کو دیکھنے سے بھی گریز کریں جب تک رسول کی عزت اور محبت دلوں میں برقرار اور قائم ہے اس پاک زبان کی عزت اور عظمت اور محبت بھی رہے گی میں تو اپنی دینی بہنوں کو بار بار یہی نصیحت کرتی ہوں کہ حتی الامکان عربی زبان سیکھنے کی سعی کریں (۲) فائدہ یہ کہ اردو ترجمہ ہو گا تو سوچ اور غور کرنے کا موقع ملیگا۔ کیوں جی عربی سوچ اور غور کرنے سے روکتی ہے بلکہ قرآن کریم خود فرماتا ہے۔ افلا یتدبرون القرآن ام علی ... یعنے لوگ تدبر نہیں کرتے کیا انکو دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔ ان جب صرف اردو ترجمہ ہو گیا اور وہ قرآنی نکات اور معارف جاتے رہے تو غور تدبر کاہے پر ہوگا۔ غور تدبر تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب اصل عبارت ساتھ ہو۔ ورنہ صرف اردو ترجمہ تو معمولی اردو کتابوں کی طرح پڑھا جائیگا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کرمہ بہن نے قرآن کریم تلاوت کرتے ہوئے کبھی غور اور خوض نہیں کیا تب ہی ان کے دل میں یہ بات آئی۔ کاش کہ مسیح الزمان مہدی دوران کی پاک تعلیم پر چلیں تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ قرآن کریم حقائق و معارف کا لا انتہا پر خط خزانہ ہے۔

(۳) تیسرا ہندو بہنیں بھی مستفید ہو سکیں گی جبکہ کلام اللہ اردو ترجمہ شائع ہو تو ہندو بہنوں کو کیا ضرورت پڑی ہو گی کہ اسکو خرید کر پڑھیں جس مذہب سے انہیں اس قدر نفرت ہے کہ اس کے پیرو کا کپڑا چھو جانے سے انکا جسم اور کھانا بھرشٹ ہو جاتا ہے اسکی مقدس کتاب پڑھیں جو ان کے مذہب کی سخت مخالف ہے اور جسکا ان کے مذہب سے کچھ بھی تعلق نہیں ہاں وہ ایسا ہی قرآن کریم کا ترجمہ پڑھیں گی جیسا کہ ہم توریت انجیل وغیرہ پڑھا کرتی ہیں۔ البتہ جس کو تحقیق حق کیضرورت اور شوق ہو وہ عربی کے ہی دیکھ سکتی ہے عربی کوئی سد راہ نہیں۔ اب آپ خود ہی انصاف کر سکتی ہیں کہ جب مسلمان مستورات کے خیالات قرآن کریم اور مذہبی تعلیم سے اس قدر دور ہیں اور انگریزی نے یہاں تک اثر کیا ہے کہ وہ میموں کی طرح چاہتی ہیں کہ ہمارا قرآن پاک بھی بائیبل کیطرح اختیار کرے۔ اور صرف اردو ہی اردو رہ جاوے جب کلام الٰہی سے اس درجہ تک نفرت اور بیزاری کا اظہار کیا گیا تو مسیح کے آنے کیضرورت نہ تھی۔ مسیح آیا اور بروقت آیا اور اس کلام پاک کی محبت اور الفت اپنے خادموں کے دلوں میں ویسی ہی ڈال گیا جیسی کہ آج سے تیرہ سو برس پیشتر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی تھی۔ آپ پر درود مصطفیٰ مجتبیٰ پر ہزار ہا برکتیں اور رحمتیں اور درود و سلام ہوں۔ نیز آپ کے پیارے غلام ایڈیٹر صاحب بدر اور ناظرین بدر اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بذریعہ اخبار عرض کی تھی کہ احمدی مستورات میں ایک رسالہ شائع ہونا چاہیئے جس میں ذیل کے مضمون درج ہوں۔ چیدہ چیدہ مشاہیر اسلام کی سوانح عمریاں خاص کر قرآنی واقعات جو کہ بہت سے بیانات اور اخلاق سے پُر عبرت انگیز اور نتیجہ خیز ہیں اچھے دلچسپ پیرایہ میں لکھے جایا کریں۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدا پرستی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی فرمانبرداری۔ حضرت یعقوب ؑ و حضرت ایوب ؑ کا صبر حضرت یوسف ؑ کی شیل پاکدامنی و تبلیغ حق حضرت علیہ السلام کی رحم دلی اور عاجزی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی خلائق کریم النفسی سخاوت حلیمی بردباری انکساری۔ حضرت مسیح مہدی کی زندگی کے چیدہ چیدہ حالات انکی کتابوں سے نقل کر کے لکھے جاویں۔ عورتوں میں حضرت بیوی مریم بیوی حضرت خدیجۃ، حضرت عائشہ صدیقہ، خاتون جنت بیوی فاطمہ حضرت رابعہ بصری کے حالات لکھ کر پیش ناظرین کئے جاویں جو کہ تبلیغ میں اور دین پھیلانے کا بہی عمدہ ذریعہ ہیں اور التماس ہے کہ ان اخبار کے دلوں میں ہندو بہنوں کیطرف سے کچھ ہمدردی ہو تو اس بات پر مضمون لکھیں کہ انہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا خوب مشہور ہے بلکہ اس کے بانی اسلام کی قوت قدسی نے پھیلایا۔ کہ ان کے دل سے یہ خیالات دور ہو جاویں کہ اسلام جبراً قبول کرایا گیا جو کہ ان کا ہم سے متنفر ہونے کا باعث ہے۔ نیز ہندو مسلمان بہنوں میں صلح بھی کا مضمون ہوں جیسا کہ ہمارے آقا مسیح کا پیغام صلح لکھا ہے۔ اخیر میں اس بات پر زور دینا چاہیئے کہ ہندو بہنیں مسلمانوں سے دلی بغض اور کینہ چھوڑ دیں۔ کیونکہ دونوں ایک ہی ملک کے فرزند ہیں خاص کر ہمارا فرقہ احمدیہ تو ان کے اوتاروں کو بھی برگزیدہ خدا خیال کرتے ہیں اور حضرت بابا نانک اور حضرت کرشن علیہ السلام کا نام عزت سے لیتے ہیں ان کو بھی چاہیئے کہ وہ ہمارے پاک اور مقدس رسولوں کو عزت اور محبت سے یاد کریں یہی ایک باہم صلح کرنے کی عمدہ تجویز ہے تب امید ہو سکتی ہے کہ وہ اسلام کی کتابوں کی طرف رجوع کریں اور مطالعہ کا شوق پیدا ہوگا۔ مستورات کے رسالہ میں ایک صفحہ طبی معلومات کا ذخیرہ ہونا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے علم الادیان کے بعد علم الابدان کا سیکھنا بھی ضروری فرمایا ہے اس صفحہ میں مستورات کی ان مختلف بیماریوں کے علاج درج ہیں جن کا وہ مردوں کے سامنے نام لینا بھی گوارا نہیں کرتیں اور نیز چھوٹے بچوں کے معالجے جن کا مستورات کو حکیموں ڈاکٹروں سے بڑھ کر تجربہ ہوتا ہے اس سے بہت سی بہنوں کو فائدہ پہونچیگا۔ جو کہ کار خیر ہے۔ والسلام۔ راقمہ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی انبہیرہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء صدر انجمن قادیان دارالامان

بمقام قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

۲۵ - دسمبر ۱۹۰۸ء بروز جمعہ

اجلاس مجلس معتمدین

۲۶ - دسمبر ۱۹۰۸ء بروز ہفتہ

صبح سے دوپہر تک اجلاس مجلس معتمدین - کھانا

نماز ظہر

بعد از ظہر ½۲ بجے سے ½۳ بجے تک

تقریر حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خلیفۃ المسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام - حضرت مولانا مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب ادام اللہ برکاتہم -

بعد از دوپہر ½۳ بجے سے ½۴ بجے تک جناب صاحبزادہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ ایڈیٹر تشحیذ الاذہان کی تقریر -

نماز عصر

بعد از نماز عصر تا ½۵ - متفرق تقریریں -

کھانا و نماز مغرب و عشاء

شب کے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک انجمنہائے احمدیہ مفصلات کے ڈیلیگیشنوں کا کانفرنس

۲۷ - دسمبر ۱۹۰۸ء بروز اتوار

کھانا صبح

½۱۰ بجے صبح سے ¾۱۰ بجے تک قرآن شریف

¾۱۰ بجے سے ¾۱۱ بجے تک لکچر جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بی - اے - ایل - ایم - ایس - سول اسسٹنٹ سرجن لیکچرار میڈیکل کالج لاہور

(مضمون - ”ہم کس طرح سے ترقی کر سکتے ہیں“)

¾۱۱ بجے سے ½۱۲ بجے تک تقریر جناب سید حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت سیالکوٹ

½۱۲ بجے سے ¾۱۲ بجے تک - نظم جناب میر قاسم علی صاحب دہلی -

¾۱۲ بجے سے ½۱ بجے تک - لکچر جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل - ایم - ایس - سول اسسٹنٹ سرجن اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر گورنمنٹ پنجاب لاہور

½۱ بجے سے ¾۱ بجے تک نظم - من تصنیف حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام - جسکو جناب حکیم احمد حسین صاحب لائل پوری پڑہیں گے -

نماز ظہر

½۲ بجے سے ½۳ بجے تک - لیکچر جناب مولوی صدر الدین صاحب بی - اے - بی ٹی پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور

½۳ بجے سے ½۴ بجے تک خطبہ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی

½۴ بجے سے ½۵ بجے شام تک - متفرق تقریریں

کھانا و نماز مغرب و عشاء

۸ بجے شام سے ½۸ بجے تک

نظم مختلف احباب

½۸ بجے سے ۱۰ بجے تک

لکچر انگریزی جناب ڈاکٹر حافظ خلیفہ رشید الدین صاحب ایل - ایم - ایس سول اسسٹنٹ سرجن سابق لکچرار میڈیکل سکول آگرہ و اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مضمون - تبلیغ اسلام - انگریزی بولنے والے ملکوں میں

Propagation of Islam in English speaking countries

۲۸ - دسمبر ۱۹۰۸ء بروز پیر

کھانا صبح

½۱۰ بجے سے ¾۱۰ بجے تک - قرأت قرآن مجید

¾۱۰ بجے سے ½۱۱ بجے تک - رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جسکو جناب مولوی محمد علی صاحب ایم - اے - ایل - ایل - بی - ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز و محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان پڑہیں گے -

½۱۱ بجے سے ¾۱۱ بجے تک

نظم از جناب منشی ذوالفقار علی خان صاحب اہلکار ریاست رام پور - اضلاع متحدہ -

¾۱۱ بجے سے ½۱۲ بجے تک

جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی - اے - ایل ایل بی پلیڈر چیفکورٹ پنجاب و سکرٹری صدر انجمن قادیان

مضمون - اپیل بہ برادران سلسلہ عالیہ احمدیہ

نماز ظہر

½۲ بجے سے ½۴ بجے تک -

تقریر حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خلیفۃ المسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام - حضرت مولانا مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب ادام اللہ برکاتہم -

½۴ بجے سے ۵ بجے تک

تقریر جناب مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور

کھانا و نماز مغرب و عشاء

½۷ بجے سے ½۸ بجے تک - نظم

½۸ بجے سے ½۹ بجے تک - لیکچر جناب شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم -

½۹ بجے سے ۱۰ بجے تک خاتمہ بردعا -

خاکسار خلیفہ رشید الدین

نصف کرایہ

جملہ برادران احمدیہ کو واضح ہو - کہ خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے حکام ریلوے نے بہت مہربانی کی ہے کہ میانہ اور تیسرے درجہ کی گاڑیوں کا کرایہ نصف ہو گیا ہے لہذا جو صاحب جلسہ پر تشریف لانا چاہیں - اونکو واجب ہے کہ وہ یا تو خاکسار سے خود سارٹیفکیٹ جلسہ دسمبر ۱۹۰۸ء میں شریک ہونے کا منگالیں - یا اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب سے حاصل کریں - میں امید کرتا ہوں کہ تمام صاحبان جن کا آنا یہاں ہو سکتا ہے - حتی الوسع تشریف لانے کی کوشش ہو فرمائیں گے -

نوٹ - اول اور دوم درجہ کا کرایہ بڑے دن کی تعطیلات پر ہمیشہ نصف ہوا کرتا ہے -

والسلام - خلیفہ رشید الدین

اسسٹنٹ سکرٹری ۲۰ - نومبر ۱۹۰۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

سونیوالو جلد جاگو اب وقت خواب ہے۔

جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات پر اعتراض کرنیوالے آج شرمندہ ہیں۔ آسمان، زمین، سورج، چاند، سیارے، حجر، شجر، دریا، نالے، سب نے یہی شہادت دی۔ کہ احمد قادیانی اللہ تعالیٰ کا مرسل اور اس کے پیارے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے۔ میں کسی غیر ملک اور گذشتہ زمانہ کا ذکر نہیں کرتا۔ بلکہ اپنی چھوٹی سی عمر میں اپنے علاقہ میں جو کچھ دیکھا اور سنا اوس کا بیان کرتا ہوں حدیث کے مطابق رمضان کے مہینہ میں کسوف خسوف کا نشان دیکھا۔ پھر طاعون کی نسبت حضرت اقدس کا جو اشتہار تھا۔ جس میں یہ شعر درج ہے ؎

گر آن چیزے کہ مے بینم عزیزان نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خونبارے

اسکو پڑھا اور اپنے اہل وطن کو پڑھکر سنایا جسکی سچائی کو سنہ ۱۹۰۷ء میں اپنی آنکھوں سے روز روشن کی طرح دیکھ لیا ہر طرف سے رونے اور پیٹنے کی آواز آتی تھی۔ رات کے اندھیروں اور مینہ جھکڑوں میں جس تکلیف کے ساتھ لاشوں کو مٹی میں چھپایا اوس کا نقشہ اب تک آنکھوں کے سامنے ہے۔ ایسے ہی ٹلیح والے امام کی صداقت پر سینکڑوں درخت سوکھے۔ اور خشک شہادت دے رہے ہیں۔ اور الہام "پچیس دن کے بعد ایک واقعہ" نے جو آسمان سے انگارے برسائے دشمن بھی اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ خیر یہ تو پچھلے دنوں کی باتیں ہیں۔ جو کچھ آجکل ہوا اور ہو رہا ہے اوس کو دیکھ کر بڑے بڑے معمر اور سن رسیدہ آدمی حیران ہیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات تھے۔ (۱) آسمان ٹوٹ پڑا ستارا (۲) واستوت علے الجودی۔ (۳) صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے (۴) ایک وبا پڑے گی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کی وحی کے مطابق ۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء کو جمعہ کے دن آسمان ٹوٹ پڑا۔ اور اس زور سے پانی برسا۔ کہ گلی کوچوں سے گزرنا مشکل ہوگیا۔ اور مکانات کی مٹی وغیرہ روئی کی طرح اڑنے لگی۔ لوگ گھروں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ پانی کی آواز سے بات بھی سنائی نہیں دیتی تھی۔ کبھی اس طرف سے فریاد نکلتی۔ کہ فلاں آدمی مکان کے نیچے دب گیا۔ کبھی اس طرف سے دوڑیو دوڑیو کی آواز آتی۔ الغرض ۴ ستمبر کا دن ہمارے لئے قیامت کا نمونہ تھا۔ ہم نے تو یہی سمجھا کہ آج جمعہ کا دن ہے۔ ضرور قیامت آگئی۔ ہمارے نزدیک کٹاس اور چوہا سیدن شاہ دو مشہور مقام ہیں۔ پہاڑی پانی یہاں سے گذرتا ہے۔ اوس روز یہاں سے اس قدر پانی گذرا۔ کہ مدت سے جو اوس کے اردگرد دکانات اور مکانات وغیرہ تھے۔ سب کو بہا لے گیا۔ بعض آدمیوں کو مکانوں کی چھتیں اور پچھلی دیواریں پہاڑ کر نکالا گیا۔ کٹاس میں ایک عمدہ قابل دید تالاب ہے۔ جس میں دور دور سے ہندو لوگ آکر غسل کرتے ہیں اوس کے کنارے پر بڑے بڑے پختہ مکانات تھے اور پچھلے سال ہزاروں روپیہ کی لاگت سے ایک پل یہاں بنوایا گیا تھا۔ پانی کے ایک دھکہ سے مکان اور درخت تالاب میں گر پڑے اور پل کا نام و نشان نہ رہا۔ وہی تالاب جو سکھوں کے زمانہ سے آجتک اپنے دلربا نظارہ سے خوش کرتا رہا۔ آج اجڑا نظر آتا ہے۔ کٹاس اور چوہا سیدن شاہ کے درمیان جس قدر پل تھے سب ٹوٹ گئے جو سڑک بھی اب تک اس پر چلا نہیں جاتا۔ ہر طرف سے پانی جاری ہے اس علاقہ میں جسقدر گاؤں ہیں سب کے سب ویران اور غیر آباد نظر آتے تھے۔ جدھر دیکھیں پتھروں کے ڈھیر اور مکانوں کے ملبے دکھائی دیتے ہیں۔ اول تو غریب آدمی میں اتنی طاقت کہاں کہ کہاں کو فی روپیہ یومیہ اجرت دے سکے دوم بخار کی وہ کثرت ہے کہ کوئی گھر خالی نہیں۔ علاوہ بخار کے بعض بعض گاؤں میں وبائے ہیضہ بھی پھوٹ رہی ہے اسپر زلزلوں کے دھکے خطرہ اور خوف کو اور بھی بڑھا رہے ہیں چنانچہ ۲۷۔ رمضان کی راتکو زلزلہ آیا۔ اور آج ۲۸ رمضان کو پھر اوسی وقت پر خوب جھٹکے دیکر غافلوں کو بیدار کیا حالانکہ اس علاقہ میں پے در پے دو روز زلزلہ کا آنا بھی ایک نیا واقعہ ہے۔ پس جو لوگ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات پر اعتراض کرتے تھے اونکو چاہیئے کہ وہ ایک طرف ان الہاموں کو پڑھیں اور دوسری طرف ان واقعات پر نظر ڈالیں۔ کہ آسمان اور زمین نے آپکے حق میں گواہی دی ہے یا نہیں۔ پھر اے منکرو! تم اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دوگے آؤ اس ضد کو چھوڑو ورنہ تباہ ہو جاؤگے۔ ہماری تو یہی دعا ہے کہ خداوند کریم تمکو ہدایت کرے اور ہمیں اپنے عذابوں سے بچاوے۔ آمین۔

کرم داد احمدی از دوالمیال

سلسلہ عالیہ کے نئے ممبر

ذیل کا خط اگرچہ دیر کا ہے تاہم اس کی اشاعت دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

عالی جناب حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب دام برکاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم ملازمان بندوبست آج سے پہلے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے دعوے مہدویت و مسیحیت کے منکر تھے اور جب تک آنحضرت زندہ رہے۔ ہمنے اون کے دعوے مہدویت و مسیحیت کی تکذیب کی اور بدقسمتی سے آنحضرت کے مصدق نہ ہوسکے۔

اب منشی محمد ظہیر الدین صاحب احمدی کی موثر اور مدلل تقریروں سے ہمارے تمام شکوک و شبہات بفضل خدا بکلی دور ہو گئے۔ اس لئے اب ہم صدق دل سے جناب امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے مہدویت و مسیحیت کے قائل ہوتے ہیں اور اون کا منجانب اللہ ہونا صدق دل سے مانتے ہیں اور اون کے دعوے پر ہر طرح سے ایمان لاتے ہیں لیکن چونکہ آنحضرت وفات پا چکے ہیں اور جناب والا اون کے خلیفہ اول مقرر ہوئے ہیں اسلئے باادب آپ کی خدمت بابرکت میں بیعت کے واسطے درخواست کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ جناب ازراہ کرم ہماری اس عاجزانہ درخواست کو منظور فرمائینگے اور خداوند کریم سے ہماری فلاح دارین کے لئے دعا فرمائینگے

خاکساران گل محمد۔ ملک مظفر خان۔ شیخ نعمت اللہ خان

از بھوانی ضلع حصار

المفتی

۱۴۱ عیسائیوں کے ہاں کھانا ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح سے پوچھا کہ کیا موجودہ عیسائیوں کا ذبیحہ کھانا جائز ہے۔ فرمایا۔ عیسائی کیا اگر مسلمان بھی بلا تکبیر ذبح کرے یا ایسی طرح جانور کو مارے جو ذبح کا طریق نہیں جیسا کہ آجکل یورپ میں بعض جگہ کرتے ہیں تو وہ کھانا مسلمان کیواسطے جائز نہیں۔ ہاں عیسائیوں کی طیب چیز جو پکی ہو وہ جائز ہے کہ مسلمان کھاوے۔

۱۴۲ عیسائی عورت سے شادی اوسی شخص نے سوال کیا کہ کیا موجودہ عیسائیوں کے ہاں شادی جائز ہے۔ فرمایا مسلمان کیواسطے عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کر لینا جائز ہے

۱۴۳ عیسائی مرد سے نکاح لیکن مسلمان عورت کے واسطے جائز نہیں.....

مسیح صلیب پر نہیں مرا

لاہور کے اخبار ہندوستان مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۰۸ء میں ایک مضمون نکلا تھا جسمیں یہ ثابت کیا گیا تہا کہ حضرت عیسے علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ یہ مضمون کسی انگریزی کتاب سے اقتباس ہے۔ ہم نے بہت کوشش کی کہ اس مضمون کا ماخذ ہم کو ملے۔ اخبار ہندوستان کے ایڈیٹر کو خط لکھے۔ خود جب لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ تو ایڈیٹر صاحب سے ملاقات کرنی چاہی۔ مگر معلوم ہوا کہ گذشتہ مہینوں میں اخبار ہندوستان کے ایڈیٹوریل اسٹاف میں ایسا جلد جلد تغیر وتبدل ہوتا رہا۔ کہ اس مضمون کے متعلق اب کوئی امر دریافت نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے ناچار اس کتاب کا پتہ لگانے کے واسطے امریکہ خط لکھا گیا ہے۔ ہمارا ارادہ تہا۔ کہ اصل کتاب دیکھنے کے بعد اس کے متعلق کچھ لکھیں۔ چونکہ امریکہ سے خط دیر میں آتا ہے۔ اس واسطے سردست وہی مضمون ناظرین کی خاطر نقل کرتے ہیں۔

"امریکہ کے شہر شکاگو میں ... انڈو امریکن ایک کمپنی ہے اوس نے حال ہی میں ایک نہایت دلچسپ کتاب چھاپی ہے اور اس کتاب میں مسیح کے مصلوب ہونے کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے اس کتاب میں ایک ایسنی شخص کا خط درج ہے جو مسیح کا ایک ساتھی تہا اوس نے اپنے ایک دوست کو اس وقت جبکہ مسیح کو صلیب پر چڑہا یا گیا تہا لکھا تھا۔ یہ شخص دوسری سوسائیٹی اسکندری نامی کا ایک ممبر تہا اور راقم خط مسیح کی سوسائیٹی کا ممبر تہا۔

ہم اس وقت یہ بحث نہیں کرنا چاہتے کہ یہ خط اصلی ہے یا جعلی۔ کیونکہ یہ فیصلہ وہ لوگ کر سکتے ہیں لیکن یہ ضرور کہتے ہیں کہ جو کچھ اس عجیب وغریب خط میں لکھا گیا ہے وہ بالکل قرین قیاس ہے اور کوئی بات ایسی نہیں جسپر اعتبار نہ ہو سکے کیونکہ جو کچھ بائبل میں درج ہے اوس سے بیان برابر ٹکر کہاتا ہے اور کسی طرح مسیح کی تعلیم اور اثر کو کمزور نہیں کرتا۔

اس خط میں لکھا ہے کہ مسیح بچپن سے ہی ایسنی لوگوں کی برادرہڈ (جماعت) کے لئے ہی پرورش کئے گئے تھے اور وہ فرشتہ جس نے مسیح کی پیدائش کی پیشگوئی کی تھی وہ بھی ایک ایسنی شخص تہا۔ مسیح کے فرضی باپ یوسف کی نسبت لکھا ہے کہ وہ بھی برادرہڈ کا ایک معمولی نوآموز ممبر تھا اور اس پر سوسائیٹی کے دیگر شرکا کی ہر وقت نگرانی رہتی تہی اور اس حفاظت ونگرانی میں مسیح کو پالا گیا تہا چھوٹی سی عمر میں ہی مسیح اور اون کے چچازاد بھائی یوحنا کو سوسائیٹی میں شریک کر لیا گیا تہا۔ ایسنی لوگ بڑے شریف ہوتے تھے اور انہیں تمام نیک صفات موجود ہوتی تھیں۔ وہ گوشہ نشین رہتے تہے اور نہائت سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور تمام جذبات پر قبضہ رکہتے تہے چونکہ اس فرقہ میں ہی خفیہ اشارے اور علامات شناخت ہوتی تھیں اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ موجودہ فرقہ فری میسن کا پیش خیمہ تہا زمانہ قدیم کے تمام فرقوں میں ایسنی فرقہ سب سے زیادہ پاک خیال کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ مسیح کا اس فرقہ سے تعلق تہا۔

بائبل میں ایک بات کا ذکر نہیں کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب مسیح طفل نے فلسفیوں سے مباحثہ کیا تہا اوس وقت سے لیکر تیس ۳۰ سال کی عمر تک اس کا کچھ حال نہیں بتایا گیا کہ وہ کہاں رہا یہ دعوے سے کہا جاتا ہے۔ یہ زمانہ مسیح نے اپنے فرقہ کے اصول وفلسفہ سیکھنے میں صرف کیا جس سے کہ وہ متعلق تہا اور آخر اس ہی فرقہ کا اوستاد بن گیا خط زیر بحث کے آغاز میں مسیح کا حلیہ درج ہے۔ جو بحوالہ پبلی آس لین ٹیونس گورنر یہوداہ لکھا گیا ہے۔ یہ شخص پلاطس کے جس نے مسیح پر حکم سزا صادر کیا تھا۔ پیشتر حاکم تہا اس میں لکھا ہے کہ:۔

ایک دراز قد اور تشکیل جوان چہرہ پر ایسا رعب ہے کہ جو دیکھتا مرعوب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لب اور ناک کے نقشے بھی بے عیب۔

ریش گھنی نہ بہت لمبی نہ بہت چھوٹی اور بیچ سے جدا شدہ۔ آنکھیں نہائت خوفناک۔ سورج کی شعاعوں کی طرح تیز۔ اور کوئی شخص اس روشنی کے سبب آنکھ ملا کر دیکھ نہیں سکتا۔

علم کے سبب تمام شہر یروشلم حیران ہے۔ گو کبھی ایک حرف نہیں پڑہا مگر سب علوم سے واقف ہے۔ وہ ہندل پیروں میں (اس قسم کی جوتی جس کو پشتو میں چپلی کہتے ہیں) پہنتا ہے اور ننگا سر رکہتا ہے۔ اکثر لوگ اس کو دیکھ کر ہنستے ہیں لیکن اوس کے روبرو جب بات کرتے ہیں تو اوس سے ڈرتے ہیں اور کانپتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایسا شخص اس ملک میں نہ دیکھا گیا ہو نہ سنا۔ درحقیقت عبرانی لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ یہ نصیحتیں کسی کو کرتے نہیں سنا اور جو تلقین مسیح کرتا ہے نہایت شاندار ہے بہت سے یہودی اس کو بزرگ جانتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ وہ حکومت کے خلاف ہے۔

یہ سب قبول کرتے ہیں کہ اوس نے کبھی کسی کو نہیں ستایا بلکہ سب سے نیکی کرتا ہے اور جو اوس سے واقف ہیں اور اوس سے ملتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم کو اس کی ملاقات سے ہمیشہ نفع اور تندرستی ملتی ہے۔

مذکورہ صدر رپورٹ گورنر لین ٹیونس نے اس قیصر ٹیبریس کو جو اس وقت حکمران تہا۔ سترہ سن جلوس میں کی تھی۔

اس بیان کے بعد خط مذکور میں مسیح کے فتوے موت کا حال درج ہے۔ جو گورنر پلاطوس نے صادر کیا تہا اسمیں جرائم کی ایک لمبی فہرست دی گئی ہے اور جس کی شہادت دانیال۔ ربانی۔ یوحنا ربانی۔ راقیل ربانی اور کیپٹ شہری نے دی۔ آخر حکم میں یہ درج ہے کہ مسیح کو صلیب گاہ تک مصلوب کرنے کے لئے سٹروینس دروازہ سے بلم لے جائیں یہ حکم سزا تانبے کے پتھر پر عبرانی زبان میں کندہ تہا اور جو ۱۸۱۰ء میں جبکہ قدیم شہر اکیولا کہودا گیا تہا ملا تہا۔ اس کا ترجمہ فرانسیسی کمشنروں نے کیا تہا۔ اور پھر یہ اصل چارٹم کے گرجا میں ایک لکڑی کے صندوق میں بند کر کے دفن کر دیا گیا تہا۔ یہ خط ایسنی خط جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ایک یونانی فقرا کے رہنے کی قدیم عمارت میں ابی سینیا مرکنٹائل کمپنی کے ایک ممبر کو دستیاب ہوا تہا پر یہ ایک فرانسیسی کے ہاتھ میں پڑا اور اس نے اسکو پڑہکر معلوم کیا کہ کیا مضمون ہے یہ پارچمنٹ (چمڑہ کا کاغذ) لکھا ہوا تہا۔ یہ مکان جس میں سے یہ خط ملا تہا۔ ایسنی لوگوں کا مکان تہا اور یہاں ان کی لائبریری تہی اتفاق سے یہ خط پڑا رہ گیا تہا۔

اس میں مسیح کا حلیہ اون کی تعلیم اور جو کچھ تکالیف صلیب پر ہوئیں سب مفصل درج ہیں یہ بھی صاف لکھا ہے کہ مسیح صلیب پر مرے نہیں بلکہ دونوں چور جو ان کے ادہر اودہر لٹکائے گئے تہے مر گئے تہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ صرف ہاتھوں میں میخیں ٹھوکی گئی تھیں۔ پیروں میں لگانے کا دستور نہ تہا۔

مسیح نے شراب اور مرہ جو کہ مجرم کو بے ہوش کر دینے کے لئے دیا جاتا کرتا تہا نہ پیا کیونکہ چکھ کر معلوم

کرلیا تہا- کہ یہ داروئے بیہوشی ہے اور وہ بے ہوش ہونا نہ چاہتا تہا-

چونکہ مسیح اپنی صلیب اپنے کندھے پر خود مقام کالوری تک لے گیا تہا- اس لئے وہ پیشتر سے ہی بہت تھک گیا تہا اور جب اوس کو صلیب پر چڑہایا گیا تو جتنے عرصہ مین کسی شخص کو مرجانا چاہیئے وہ پیشتر سے ہی بے ہوش ہوگیا-

یوسف اور میتولاش لے جانے کی اجازت لے لی تھی اور سپاہیون نے اوس کو مردہ سمجھ کر اوس کی پیرون کی ہڈیان نہین توڑی تھین- بلکہ جب پہلو مین زخم لگایا گیا تہا تو اس سے کوئی خطرناک مقام زخمی نہ ہوا تہا بلکہ زخم سے پتلا خون نکلا تہا اور چونکہ السینی جانتا تہا کہ مردہ جسم سے گاڑہے خون کے دو چار قطرے نکلا کرتے ہین وہ سمجھ گیا- کہ مسیح مرا نہین ہے- چنانچہ خط مین آگے لکھا ہے کہ:-

"نکوڈیمس یوسف کو کہہ کر وہان لایا جہان مین کھڑا تہا- گھبرائے ہوئے لہجہ مین جلدی سے کہا پیارے دوست خوش ہو اور جلدی کام کرو مسیح مرا نہین ہے اس کو ضعف کے سبب غش ہوگیا ہے-

اس کے بعد نکوڈیمس نے کپڑے کی بڑی بڑی پٹیون پر اور مرہم پہیلایا جو وہ اپنے ساتہ لایا تھا اور جس کا استعمال سوسائٹی والون کو معلوم تہا- یہ پٹیان مسیح کے بدن پر اس بہانہ سے لپیٹ دین کہ ضیافت کے بعد لاش کو مصالحہ لگایا جائے گا- تب تک سڑنے نہ پائے علاوہ ازین جب یوسف اور نکوڈیمس اوس کے اوپر جھکے ہوئے تہے اون کے آنسو اون کے چہرہ پر گرے اور اون کی کنپٹیان گرم معلوم دین اس کے بعد جسم کو قبر مین رکھدیا جو یوسف کی ملکیت تہی-

اس کے بعد عبادت خانہ مین عود اور دیگر موزوں مصالح سلگائے گئے۔ اور لاش کو ... [illegible] پر پڑا رہنے دیا گیا اور قبر کا دہانہ ایک بڑے پتھر سے بند کردیا تاکہ وہ دہوان قبر مین بھر جائے-

اس عرصہ مین کیافس کو شک ہوگیا (یہ ہائی پرسٹ تہا) اور اوس نے خفیہ جاسوس بھیجے مگر السینی بہی خوب خبردار تہے وہ بہی تاڑ گئے- چنانچہ خط مین لکھا ہے کہ:-

ہمارے ممبرون مین سے ہی ایک شخص سوسائٹی کے حکم کے بموجب درجہ چہارم کی سفید عبا پہن کر قبر کے پاس گیا وہ ایک خفیہ پگڈنڈی سے گیا جو پہاڑون مین سے ہوکر جاتی ہے اور سوسائٹی والون کو معلوم تہی- جب ہائی پرسٹ کے سپاہیون نے پہاڑ پر سے آہستہ آہستہ ہمارے ممبر کو سفید کپڑے پہنے اترتے دیکہا جو صبح کی اندہیری کے سبب صاف نظر نہ آتا تہا تو یہ بزدل ڈر گئے اور سمجہا کہ پہاڑ پر سے فرشتہ اتر رہا ہے- جب ہمارا بہائی یعنے ممبر قبر کے قریب پہونچا جس کی اس کو حفاظت کرنی تہی- تو اوس نے ہدایت کے بموجب اوس کے دہانہ پر سے پتھر ہٹادیا اور اسپر خود بیٹھ گیا- تو یہ دیکھ کر یہ سپاہی بہاگ گئے اور انہون نے شہر مین مشہور کردیا- کہ ہم کو فرشتہ نے وہان سے بہگادیا اس وقت مسیح کی فرضی موت کو تیس ۳۰ گھنٹے گذر چکے تھے اس کے بعد ممبر نے قبر کے اندر کچھ آواز سنی- تو وہ سننے کیلئے کہ کیا معاملہ ہے اندر اُترا- وہان اوس کو عجیب بو آئی- کہ جیسی زمین سے اگ نکلتے وقت آیا کرتی ہے-

تب اس نوجوان نے دیکہا کہ جسم کے ہونٹ ہلتے ہین اور سانس چلتا ہے تو وہ مسیح کی مدد کو دوڑا اور سانس کی آہستہ آواز سنی- تب مسیح کا چہرہ زندون کا سا ہوگیا- اور اوس نے آنکھین کہولدین اور شاگرد کی طرف تعجب سے دیکھنے لگا-

نکوڈیمس جو تجربہ کار طبیب تھا اوس نے کہا کہ دوائیون کا دہوان مفید ہے اور مجھے معلوم تہا- کہ مسیح مرا نہین اوس نے یہ بہی کہا کہ جو خون زخمون سے نکلتا تہا اس سے بہی پایا جاتا تہا کہ ابہی جان باقی ہے-

یہ باتین کرتے ہوئے ہم قبر کے پاس کو بڑہے یوسف اور نکوڈیمس آگے گئے- قبر مین جاکر دیکہا تو شاگرد مسیح کو گود مین لئے بیٹہا تہا اور مسیح کا سر اس کے سینہ پر تہا- جب مسیح نے اپنے دوستون کو دیکہا تو خوشی سے اوس کی آنکھین چمکنے لگین اور رخسار پر سرخی آگئی وہ بیٹھ گیا اور دریافت کرنے لگا کہ مین کہان ہون؟

اس کے بعد اس خط مین تمام وہ واقعات درج ہین جو انجیل مین مذکور ہین اوس کا اپنے شاگردون مین بہی اس ہی طرح آنا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ انجیل مین لکھا ہے-

اس کے بعد یہ مناسب سمجہا گیا کہ وہ ان کی نظر سے غائب ہوجائے کیونکہ عبرانی لوگون کا یہ عقیدہ تھا کہ اون کے پیغمبر معہ جسم خاکی کے آسمان پر چلے جاتے تہے- مگر السینی لوگون کا بیان ہے کہ مسیح کو عرصہ تک شاگردون مین رہا- مگر جو صدمہ اس کی صحت کو صلیب پانے سے ہوا تہا- وہ اس سے جانبر نہ ہوسکا- اس چہوٹی سی کتاب کے شروع مین مسیح کی وہ تصویر جو کیٹا کومب کی قبر سے برآمد ہوئی تہی- درج ہے اور یہ تصویر سب سے پرانی خیال کی جاتی ہے-

آخر کتاب مین السینی برادرہڈ کا مفصل ذکر کیا گیا ہے کہ عبرانی لوگ اونکو کیسا جانتے تہے اس کی قیمت سو سینٹ ہے-"

طوفان حیدرآباد

حضرت امیر المومنین نے احباب حیدرآباد کا حال احوال دریافت کرنے کے واسطے جناب ابو سعید عرب صاحب کو بالخصوص یہان سے روانہ کیا تہا- عرب صاحب کا جو خط وہان سے آیا ہے درج ذیل ہے-

اہل حیدرآباد کا واقعہ بڑا رنجدہ ہے- چند جانین نہین بلکہ بقول بعض اہل حیدرآباد ڈیڑہ لاکھہ سے بہی زیادہ جانین ضائع ہوئین اور بیچارے کچہ کرنے ہی نہ پائے تہے- کہ غرق آب ہو گئے اور ہزار ہا مائین سوئی ہوئی تہین اور شیرخوار بچے انکی چہاتی کے ساتھ لپٹے ہوئے تہے- کہ موسی ندی نے اون کو ایسا سلایا کہ کوئی اونکو جگانے والا نہ رہا- اس جانگداز واقعہ کے وقوع پر بہت سی ہمدردی کی تارون کو جنبش دیگئی اور وہان سے (تھینکس) تشکریہ کا جواب دیا گیا- مگر ہمارے امیر المومنین نے نہ صرف جوابی تارون اور رجسٹری خطوط پر اکتفا کیا بلکہ مجہے حکم دیا کہ تو خود وہان جا اور اپنی جماعت کی حالت کو دیکہہ اور ہمین اطلاع دے- اگر ان کی حالت قابل امداد ہو تو ہم ہر طرح سے ان کی اور اون کے بال بچون کی کفالت کرین گے- مین بمبئی سے ایک خط سید محمد رضوی صاحب کے نام لکہدیا تہا کہ مین آتا ہون اور مختلف خیالات آتے رہتے- خیر جب مین حیدرآباد سٹیشن پر پہونچا- تو ایک صاحب مجہہ سے دریافت کرنے لگے کہ آپنے کہان جانا ہے- مین نے کہا کہ سید محمد رضوی صاحب کے- وہ کہنے لگے- چلئے- مین اون کے ساتھ ہوگیا- معلوم ہوا کہ وہ صاحب مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل درجہ اعلیٰ ہائیکورٹ تہے جو مجہے اپنا مہمان بنانے کے لئے آئے ہوئے تہے- خیر دوسرے دن اور بعض احباب سے ملاقات کا موقع ملا- اور اون کی حالت دریافت کی- سو الحمدللہ سب کو صحیح و سلامت پایا- فالحمد للہ علے ذلک- اور یہ خاص خدا کا فضل تہا کہ باوجود ہماری جماعت کے بعض لوگ جن خطرناک مقامات

مین رہتے تھے۔ جہان پر سخت عذاب آلٰہی آیا۔ مگر خدا تعالےٰ نے اونکو بچالیا۔ ایک ملازم تک بھی اون کا ضائع نہین ہوا ہماری حیدرآبادی جماعت جس قدر اس فضل خدا پر ناز کرین زیبا ہے۔

یہ ندی موسیٰ ایک معمولی نالہ ہے۔ جو سردیون مین ہی خشک ہوجایا کرتا تھا۔ جس طرح موسیٰ فرعونیون کے نزدیک افما الکنت فینا ولید آ تھا۔ یہ نالہ جو موسے کے ہمنام تھا غلامان حیدرآباد کے نزدیک محض لا شئ تھا۔ مگر جب اوس نے [illegible] تو بعض لوگون نے کہا کہ یہ عذاب آلٰہی کا رنگ ہو رہا ہے۔ وقت اور مہلت دیگئی ہے۔ اس سے فائدہ اوٹھاؤ اور نکلو چلو۔ مگر اس کے جواب مین یہ کہا گیا۔ کہ ساوی الی جبل یعصمنی من الماء۔ آخر جب اون کی چھتون پر پانی آگیا۔ جیسا کہ حکم آلٰہی تھا۔ لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم ربک۔ اور سننے مین آیا ہے۔ کہ بعض جگہ زمین سے پانی اُبلنے لگا۔ آسمان سے بھی پانی پڑتا تھا۔ اوہر موسیٰ نے اپنا جلال دکھایا۔ بس چشم زدن مین دھڑا دھڑ سنگین و پختہ مکانات گرنے لگے اور بے حساب مخلوق دب گئی۔ اور لاشین اس طرح بہی جاتی تھین۔ جس طرح پنجاب مین دریائے جہلم مین چھوٹی چھوٹی لکڑیان۔ اور سنا ہے کہ گورنمنٹ نظام کا ایک علی مدد نام بھی بہ گیا اور مر گیا۔ بعض عمارتون کے سنگین پتھرون کے اور لوہے کی گاڈرین اور آہنی صندوق مہاجنون کے بڑی دُور تک پانی بہالے گیا۔ اور تمام لوگ اس کو مانتے ہین۔ کہ یہ عذاب آلٰہی تھا۔ مگر یہ کیون آیا۔ اس کی طرف خیال نہین کرتے۔ جب خدا کے مُرسل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے لوگون کو کہا۔ کہ اے لوگو! اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو۔ کیونکہ دنیا مین فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے۔ بجائے اس کے کہ اوسکی آواز پر کان دھرتے والغوا فیہ کردیا اور بعض نے نہایت گندی گالیان دین اور بعض ناپاک فطرتون نے جو اون کے شہر مین بطور مہمان کے تھے اون پر پتھر برسائے۔ اور اسی حیدرآباد مین ایک راس المنکرین انوار اللہ نے کتاب افہام ملدی۔ اور وہ کوئی معقول دلیل اپنے اندر نہ رکھتی تھی بلکہ اکثر جگہ دوسرون کی کاسہ لیسی کی ہے۔ باقی آئندہ

محمد ابو سعید عرب از حیدرآباد

منکران حدیث جو اہل قرآن کہلاتے ہین توجہ فرماوین

خدا کی شان آجکل مسلمانون مین بہت سے مذہبی فرقے پیدا ہوگئے ہین۔ جو کسی نہ کسی بھاری عقائد کی غلطی مین مبتلا ہو کر صراط مستقیم سے بھٹک گئے ہین اور یہ ہونا ہی تھا۔ کیونکہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک وقت ایسا آئیگا۔ کہ میری اُمت کے ۷۳ فرقے ہوجاوین گے اور ان مین ناجی صرف ایک فرقہ ہوگا۔ سو ناجی فرقہ وہی ہے۔ جو سُنت نبوی پر قائم ہے۔ افراط تفریط کی راہون سے بکلی بچا ہُوا۔ اور عقائد شرکیہ سے پاک اور خالص توحید پر قائم ہے جو یہ اعتقاد نہین رکھتا۔ کہ کوئی مخلوق ان صفات مین جو صرف باری تعالیٰ کا خاصہ مین شریک باری ہے۔ مثلاً مارنا جلانا۔ روزی دینا۔ عالم الغیب ہونا اور بلا توسط کسی شئے سمیع۔ بصیر۔ علیم وغیرہ ہونا۔ یہ سب صفات اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہین۔ وہ اپنی ذات۔ صفات افعال مین واحد لا شریک اور لیس کمثلہ شئ ہے۔ اور انبیاء مین وہ کوئی ایسی صفت تسلیم نہین کرتا جس سے باری تعالیٰ کے ساتھ اون کی شرکت لازم آوے۔ وہ یہ اعتقاد نہین رکھتا۔ کہ وحی نبوت کچھہ چیز نہین صرف ملکہ طبیعت ہے اور دُعا کے اثر اور ہر ایک کے لئے اوس کی ضرورت کا قائل ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی ذات کو الآن کما کان مانتا ہے اور یہ اعتقاد نہین رکھتا کہ اللہ تعالیٰ پہلے زمانون مین تو اپنے بندون سے کلام کرتا تھا۔ مگر اب ہمیشہ کے لئے اوس نے کلام کرنا چھوڑ دیا بلکہ اوس کا اعتقاد ہے کہ تا قیامت سلسلہ نبوت جاری رہیگا اور اون کو اپنی ہمکلامی کا اعزاز بخشتا رہیگا۔ مگر یہ ضرور ہے کہ جو نبی مبعوث ہو وہ تابعدار ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہو۔ کیونکہ حضور کی اطاعت سے باہر ہو کر کسی کو اب کوئی روحانی درجہ نہین ملسکتا۔ وجہ یہ کہ اللہ تعالےٰ نے رسالت کے تمام کمالات آپکی ذات بابرکات پر ختم کر دئے (صلے اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کریم کو خاتم الکتب کردیا۔ اسی کتاب پاک کا دور دورہ تا قیامت رہیگا اور اوس کے منکر سب جہنمی ہون گے۔ منجملہ ان فرقون کے جو افراط تفریط مین پڑ کر صراط مستقیم سے دُور چلے گئے

اور اللہ تعالیٰ اصلاح خلق کیلئے بواسطہ ضرورت حقہ [illegible] رسول مبعوث کرتا رہیگا

ایک فرقہ وہ ہے۔ جو اپنے آپکو اہل قرآن کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ یہ لوگ حدیث نبوی سے ایسی دلی نفرت رکھتے ہین کہ اوس کا نام تک لینا پسند نہین کرتے بلکہ بعض تو یہان تک بےباکانہ کہدیتے ہین کہ حدیث نے اندھیر ڈال رکھا ہے اگر یہ نہ ہوتی تو کوئی اختلاف نہ ہوتے اور نہ جھگڑے برپا ہوتے۔ ان لوگون کی حالت پر بڑا رحم آتا ہے کہ ان کی عقلون کو کیا ہوگیا اور کیون وہ جادۂ اعتدال سے منحرف ہو کر ٹیڑھی راہ چل رہے ہین جس کا انجام سوائے حسرت اور دردناک عذاب کے اور کچھہ نہین۔ اونکو خیال کرنا چاہیئے۔ کہ حدیث خادم قرآن ہے اور خادم کا وجود مخدوم کے لئے ازبس ضروری ہوتا ہے کیا عقل سلیم تسلیم کرسکتی ہے کہ جو چیز کسی دوسری چیز کی خدمت کرتی ہے اور اوس کے مطالب کے حصول کو سہل کرتی ہے وہ وجود نافع نہ سمجھا جاوے۔ اور اوس کو ردّی کی طرح پھینک دیا جاوے اور اوس کو بُرا کہا جاوے۔ افسوس ایسی سمجھہ پر چونکہ یہ لوگ حدیث کو ترک کرکے ایک بڑی مہلک غلطی مین پڑ گئے ہین۔ لہذا محض اون کی ہمدردی کیوجہ سے اون کی خدمت مین عرض کیا جاتا ہے۔ کہ احادیث کے بارہ مین مفصلہ ذیل مضامین ریویو آف ریلیجنز ماہ اگست۔ ستمبر و اکتوبر مین شائع ہوچکے ہین۔ حدیث کی صداقت پر ایک بے نظیر شہادت۔ احادیث کی صداقت پر تاریخی شہادۃ جمع حدیث۔ براہ مہربانی ان مضامین کو غائر نظر سے اور دل کو تعصب سے پاک کرکے مطالعہ فرماوین۔ اُمید کہ ان کی غلطی اون پر انشاء اللہ منکشف ہوجائے گی اور وہ اس عقیدہ کی مہلک غلطی سے بچ جاوین گے۔ اور اگر بغور دیکھنے کے بعد بھی وہ اپنے ہی عقیدہ کو صحیح سمجھین۔ تو پھر اون پر لازم ہوگا۔ کہ دلائل شافی کے ساتھہ ان مضامین کی تردید کرین اور اوس کو شائع کرین۔ تاکہ دنیا کو موازنہ کرنے کا موقع ملے۔ اور اگر وہ تردید نہ کرسکین۔ اور انشاء اللہ وہ نہ کرسکین گے۔ تو پھر اللہ تعالےٰ سے ڈر کر خود روی سے باز آوین اور اپنے عقیدہ سے باز و توبہ کرین تاکہ خود بھی انجام بد سے بچین۔ اور اون لوگون کو بھی بچاوین جن کو وہ موقع پاکر اپنے غلط عقیدہ کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہین۔

والسلام

خاکسار ہدایت اللہ احمدی از گجرات

قصیدہ

بر وفات اعلیحضرت امیر المومنین خاتم الخلفاء سیدنا مرزا غلام احمدؑ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(از قاضی محمد یوسف احمدی پشاور)

سیدی مرزا غلام احمدؑ امیر المومنین
مظہر رب الجلال و شان ختم المرسلین

آدمؑ و نوحؑ و خلیلؑ و یوسفؑ و موسیٰؑ کرشن
زردہشت و دانیال و ایلیا گردون نشین

گوتم و رام و عیسیٰ بل ز عیسیٰ خوب تر
احمدؐ آخر زمان مہدی بروز المرسلین

اصدق از صدیق اکبر اعدل از عادل عمر
در حیا بہتر ز عثمان از علی اشجع ترین

کاسر چوب چلیپا ناسخ دین مسیح
قاتل دجال اعور کوست شیطان لعین

ماحی جنگ و جہاد و داعی امن و امان
بانی پیغام صلح و تارک بدعات دین

داعی حق بر زمین و ناشر قرآن پاک
ناصر دین محمدؐ رحمۃٌ للعالمین

عارف اسرار رحمان عالم علم الہدیٰ
مسقط وحی الٰہی مہبط روح الامین

منبع انوار فرقان مصدر عرفان حق
آیۃ اللہ بر سما و حجۃ اللہ بر زمین

مخزن خلق عظیم و معدن فیض اتم
مظہر احسان عام و مرجع عین الیقین

شمس گردون ہدیٰ و بدر چرخ معرفت
نائب دین محمدؐ در گروہ آخرین

اوفتادند از حقیقت دور جملہ اہل دین
آریہ شد یا کہ ترسا گبر و ہندو و صابئین

لیک ز یشان بود بدتر حالت اسلامیان
چون یہودان گشتہ غافل از رہ دین متین

اہل ملک و مال در شغل اباحت منہمک
ساغر و مینا بدست و در بغل یار حسین

عالمان مصروف باہم در فساد از جوش نفس
زاہدان از حرص دنیا مبتلا در بغض و کین

جاہلان غافل ز راہ دین و در دنیا اسیر
عابدان گشتند در تحصیل زر اندوہگین

عامیان مرہون در شرک و توہم روز و شب
سیدان خندان نشستہ با بتان نازنین

در لباس گوسپندان گرگ ہر یک جبہ پوش
جلوتش با ہو و یا حق خلوتش با مہ جبین

آہ آیا رب خیر امت بدترین خلق شد
ہر کجا از فسق و عصیان حلقۂ ایشان نگین

دین برفت از دست شان دنیائے دون نامد بدست
شامت اعمال شان آورد ایامے چنین

دین احمدؐ را چو دیدند اہل باطل بیکسی
بہر تخریبش بر آوردند سرہا از کمین

حملہ آوردند اعدا ہیچکس دافع نماند
آن چنان در دو عالم گشت قحط المسلمین

ہر طرف شد کفر جوشان ہمچو افواج یزید
دین حق بے یار و یاور ہمچو زین العابدین

بحر اضلال و جہالت در جہان شد موجزن
کشتی اسلام شد در ورطۂ طغیان رہین

آہ آہ [illegible] کشتی اسلام را
غرق گرداب فنا و اہل کشتی تہ نشین

عین بر وقت ضرورت رحم حق شد مقتضی
تا فرستد نوح ثانی بہر قوم ہالکین

پس ز احسان و عنایتہائے آن دادار پاک
شد تولد عیسیٰ موعود امام الآخرین

بود ہجری یکہزار و دو صد و پنجاہ و یک (۱۲۵۱)
چون بروز خیر امت شد پئے اصلاح دین

شمس چرخ معرفت شد طالع از ہندوستان
پرتو نورش رسید از مصر تا جاپان و چین

از فیوض مقدمش شد قادیان دار الامان
شد رہا از مکر شیطان ہر کہ شد انجا مکین

از بلوغت تا چہل شد روز در تحصیل علم
شب بشب بیداری و عجز و دعا سر بر زمین

این دو فکر دین احمدؐ مغز جانش را گداخت
کثرت اعدائے ملت قلت انصار دین

آخر از عجز و مناجات و تضرع کردنش
منعطف شد بر جہان الطاف خیر الراحمین

شد چراغ دین خطابش در سن شد بلوغ (۱۲۶۸)
در سن بغفر رسیدش وحی رب العالمین

کشتی اسلام را چون دید در طوفان جہل
نوح حق شد ناخدا بہر نجات راکبین

او پئے امداد کشتی اہل کشتی چون سگان
در قفایش اوفتادند تا گزند او را از کین

قوم تکذیبش نمود و از پئے تائید او
چرخ باریدے نشان الوقت میگوید زمین

قحط و طاعون و زلازل جنگ اقوام و وبا
از پئے انذار آمد بر گروہ حاسدین

بہر تصدیقش سیہ شد قرص خورشید و قمر
در مہ رمضان فاشی (۱۳۱۱) بر سر چرخ برین

از پئے تکذیب عیسیٰ ہر صدی [illegible]
نیر حق غالب شد و مغلوب جملہ ماکرین

ایدر یا گر کشادے چشم از اعدا کسی
خود بدیدے تا چہ شد انجام ہر مرد مہین

لیکھو و جمونی آتھم سعدی و ڈوئی بگٹ
سو مراج قادیان فیضی و زین العابدین

ہر کہ آمد در مقابل شد وجودش عاقبت
عبرۃٌ للناظرین و آیۃٌ للسائلین

مجلس از ادیان عالم منعقد شد بہر حق
نور حق از دست وے گشتہ بر آن مجمع مبین

مائل دین محمدؐ مجلس لاہور شد
نعرہ ہا آمد ز ہر سو مرحبا صد آفرین

آسیا گشتہ نہ تنہا روشن از انوار حق
بلکہ امریکہ و یورپ شد ز فیضش خوشہ چین

شمس توحید الٰہی بدر دین مصطفےٰ
نور افشان شد بعالم کور شد تاریک بین

ہیچ قومے بیخبر ہرگز نماند از نور حق
قاصد تبلیغ حق شد سوئے عالم میگزین

آفتاب دین حق شد باز بر اوج کمال
گمرہان را چشم روشن شد بہ آیات مبین

اولین تصنیف را شد سال طبعش یا غفور (۱۲۹۷)
از پئے تائید حق شد حجتے بر منکرین

دین حق را آنچنان آراست از حسن بیان
کز ہمہ ادیان بر آمد یک گروہ مومنین

زان ہمہ باشد یکے عبد اللطیف پاک زاد
کز پئے تصدیق او جان داد با صدق و یقین

فخر امت شد خطابش ز انکہ با صدق و صفا
سر فدائے حق نمود و شد بجنت جاگزین

کامیاب او تا بہ این حد شد چو در ابلاغ حق
باز آورد از ثریا نور ایمان بر زمین

تخم ایمان کاشت اندر سینۂ اہل صفا
باغبان دین حق مہدی امام المتقین

امر تبلیغ ہدیٰ کامل بسی و پنج شد
روشن از انوار حق شد چشم ہر باریک بین

خدمت او شد تمام و وحی حق آمد فرود
رحلت است و باز رحلت وقت مرگ آمد قرین

بود در سن چہل چون گشت مبعوث از خدا
در سن ہفتاد و پنجش آمد انفاس پسین

ناگہان شد دورۂ اسہال مزمن موجزن
شب درین بگذشت و آمد روز دیگر بعد ازین

پس مثیل ابن مریم واصل محبوب شد
بود صبح بست و چارم از ربیع آخرین (۱۳۲۶ھ)

شور و شر بر فلک اہل زمین گفتند
آہ مہدی اسلام شد وارد بفردوس برین

حق ازو راضی شد و از امر حق مغفور شد
باب رحمت وا شد و بر صدر علےٰ جاگزین

قادیان دار الامان (۱۳۲۶) شد مدفن پاکیزہ اش
سید ما نور دین شد بعد او مسند نشین

قادر انا نزل بفر قدرت ثانی خویش
در غلامان مسیح و خادمان نور دین

تا شود دین محمدؐ سایہ افگن بر جہان
باز تا بینیم آن فرخندہ ایام و سنین

یا الٰہ العالمین بیخ خبیثے را بر آر
آنکہ در شان امام دین حق شد نکتہ چین

بدسیہ کن دشمنان را سرخ رو انصار حق
خرم و فرخندہ روان قلب محزون حزین

قاضی محمد یوسف احمدی پشاور

عام اخبار

آسٹریا نے ترکی کو مطلع کیا ہے کہ جب تک بائیکاٹ موقوف نہ ہو گی۔ کوئی مزید گفتگو نہ ہو گی۔

پوپ روم کو زکام ہو گیا ہے۔ ملاقاتیں بند ہیں۔ مگر ہز ہولی نس کی صحت کے متعلق زیادہ خطرہ نہیں ہے۔

شاہ ایران نے تین سو کاسک اور ۶ توپیں۔ جو کرنل لیاکوف کے ماتحت تبریز بھیجی تھیں اون کی نسبت ۱۰ نومبر کا تار مظہر ہے۔ کہ کاسکان مذکورہ انقلاب پسندوں سے جا ملے۔ غالباً یہ توپیں بھی ہمراہ لیگئے ہوں گے۔ شاہ کا نعل ہر آخری وار بھی خالی گیا۔ معلوم نہیں کہ حقوق و مطالبات رعایا کی مخالفت میں یہ نادانی کب تک چلی جائیگی۔

> الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
> آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا

برٹش قنصل شیراز نے ہندوستان کے زائرین مشہد مقدس کی اطلاع کے لئے لکھا ہے۔ کہ آجکل یہاں سڑکیں سخت خطرناک ہو رہی ہیں اور بہت سے قافلے ڈاکوؤں کا شکار ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہندوستانی سردست اس طرف کا قصد نہ کریں۔

سر ہرآورد و مسلمانان مدراس کے گشتی مراسلہ کے ذریعہ یہ اثر ہوا ہے۔ کہ احاطہ مدراس کے مختلف حصوں میں اسلامی پولیٹیکل ایسوسی ایشنیں قائم ہو رہی ہیں۔

سیلاب زدگان حیدرآباد کے امدادی فنڈ کی مقدار ۷۴۶۵۶۵ روپے تک پہونچ گئی ہے۔ راجہ صاحب راج گڑھ (وسط ہند) نے بھی اس میں ایک ہزار روپیہ عطا کیا ہے۔

ترکوں کی پارلیمنٹ میں ممبروں کی کل تعداد ۲۸۰ ہوگی منجملہ اون کے ۲۲۹ ممبر منتخب ہو چکے ہیں امید ہے کہ وہ ماہ رواں کے آخر میں پارلیمنٹ کھل جائیگی۔

گورنمنٹ ہند نے اخبارات کو مطلع کیا ہے کہ ضابطہ جیل کا قاعدہ نمبر ۴۸ منسوخ کیا گیا ہے اور بجائے اس کے ذیل کا قاعدہ جاری کیا گیا ہے۔

مجرم کی نعش ایک گھنٹہ تک پھانسی پر لٹکائی جائیگی اور جب تک میڈیکل آفیسر تصدیق نہ کرے کہ جان نکل گئی ہے نہیں اوتاری جاوے گی۔

بعد ازاں نعش یا تو مجرم کے دوستوں کو دیجاویگی یا اوس کے مذہب اور ذات رسم کی موافق دفن کی جائیگی یا جلا دیجاوے گی۔ اگر سپرنٹنڈنٹ کی رائے میں یہ اندیشہ ہو کہ ملزم کی نعش کو جلوس کے ساتھ نکالا جائیگا۔ یا نامناسب سلوک کیا جاویگا۔ تو مجرم کے دوستوں یا رشتہ داروں کو نعش نہیں دی جاویگی۔ پوسٹ مارٹم کیا جاویگا۔ پھانسی کا وارنٹ جج کے پاس واپس بھیجا جائیگا جس نے جاری کیا تھا۔ جس پر سپرنٹنڈنٹ یہ اندراج کریگا۔ کہ حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔

حضور وائسرائے نے لکھنو میونسپلٹی کے ایڈریس کے جواب میں صوبجات متحدہ کے قحط پر اظہار تاسف کیا۔ اور اس کے متعلق گورنمنٹ کے انتظام کی تعریف کی۔ اور صوبجات متحدہ میں حرفتی و صنعتی تعلیم کی ترقی پر اظہار خوشنودی کیا۔ تعلقداران اودھ کے ایڈریس کے جواب میں ہز اکسلنسی نے کہا کہ میں خود زمیندار ہوں اور جانتا ہوں کہ کسی بے جا قانون سے زمیندار و کاشتکار کے مابین کس قدر پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے آپ یقین رکھیں۔ کہ میں قانون ۱۸۶۹ء کی خرابیوں کو جن کا آپ نے اپنے ایڈریس میں ذکر کیا ہے دور کرنے کے لئے ضرور سعی کروں گا۔ اس کے بعد برٹش گورنمنٹ کی برکات کا ذکر کر کے تعلقداران اودھ کی خیر خواہی کا اعتراف کیا۔ کہ اونہوں نے مفویانہ خیالات کی بیخکنی کی کامل کوشش کی ہے۔

عربی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مولا عبد الحفیظ جدید سلطان مراکو بڑے عالم فاضل ہیں۔ چنانچہ حال میں اونہوں نے عربی نحو کی مشہور کتاب (مغنی اللبیب) کو نہایت عمدگی سے نظم عربی کے قالب میں ڈھالا ہے۔ کتاب مصر میں چھپ گئی ہے۔ ن ورنی [illegible] اس کی منظوم کتاب کی شرحیں لکھی ہیں۔

مسلمانان بلغاریہ۔ پرنس فرڈننڈ والی بلغاریہ نے حال میں ایک بلغاری مسلمان مفتی سے ملاقات کر کے اسے یقین دلایا۔ کہ میں اپنی مسلمان رعایا کی آزادی کو نہ صرف بحال رکھونگا۔ بلکہ اسے ترقی دونگا۔ اور تکمیل کو پہونچاؤنگا۔ اثنائے ملاقات میں پرنس نے مفتی مذکور کے ہاتھ میں مرتبہ اپنے ہاتھ میں لیکر دبایا۔

بقول اخبار لنڈن ٹائمز خبر دیتا ہے کہ تمام عثمانی قلمرو میں آسٹریا کے اسباب کی بائیکاٹ کی تحریک سے آسٹریا میں ہل چل مچ گئی ہے اور بلاد عثمانیہ میں آسٹریا کے تاجر ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہیں اور ترک

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسماۃ عائشہ شادیوال گجرات	مستری بڈھا - ضلع سیالکوٹ
مسماۃ خدیجہ " "	مستری سائیں لدھا " "
مستری عبد الرحمن سیالکوٹ	مستری عزیز " "
مستری عبد الواحد " "	محمد عبد العزیز نمبر ۹۴ الف منجرا
منشی ملیح فیض ریاست خیرپور	سٹریٹ کولمبو ملک سیلون
منشی مردان علی خان منصوری	جھنڈور - موضع چوہر
ابراہیم - شادیوال خورد گجرات	شیر محمد خان سیوراں پٹیالہ
جان محمد " " "	مسمات عصمت بی بی [illegible] شملہ پور
مسمات مغلانی " " "	میاں اسمٰعیل - سرعینہ امرتسر
اللہ دتا - دھاروال گجرات	عبد المجید مدرس - [illegible]
حسن محمد صاحب گجرانوالہ	اہلیہ ثانی محمد اسمٰعیل جلال پور [illegible]
شاہان - جہانہ منجن آباد بہاولپور	سید حبیب الرحمن داؤد پور پٹنہ
نذیر " " "	سید محمود عالم - موضع لدھا ضلع گیا
محمد " " "	
مہمان " " "	اہلیہ مولوی سید عبد الوہاب
قادر بخش " " "	ہریال ضلع بلہاری
الٰہی بخش صاحب موسٰی والہ ڈسکہ	حسام الدین " " "
نانک " " "	قاضی شیخ نڈھیں " " "
اللہ دین " " "	نور محمد چک نمبر ۳۰ حیدرآباد
عبد الصمد " " "	محمد حیات پنڈ النوالہ - گجرات
خواجہ بشیر الدین حیدرآباد دکن	غلام حسین " "
راجولی - بھاورت جہلم	رحمت " " "
نتھو خان - وڈا	فضل الدین " "
نذر حسین - موضع مرداں ضلع منٹگمری	کھڑا خان جیووال تحصیل [illegible] کشمیر